مولوی عبد الحلیم شرر لکھنوی

بزمِ قُدرت

دنیا کی سب محفلیں تغیُّراتِ زمانہ سے دَرہَم بَرہَم ہو جاتی ہیں۔ مگر خدا کی مُرتّب کی ہوئی محفل، جس میں انقلاباتِ عالَم سے ہر روز ایک نیا لُطف پیدا ہوتا رہتا ہے، ہمیشہ آباد رہی اور یونہی قیامت تک جَمی رہے گی۔ یہ وہ محفل ہے، جس کی رَونَق کسی کے مِٹانے سے نہیں مِٹ سکتی۔ وہ پُر غم واقعات اور وہ حسرت بھرے سانحے جن سے ہماری محفلیں درہم و برہم ہو جایا کرتی ہیں، اُن سے بزمِ قُدرت کی رونق اور دوبالا ہو جاتی ہے۔۔ ہماری صحبت کا کوئی آشنا حرِماں نصیبی میں ہم سے بچھڑ کے مُبتلائے دشتِ غُربَت ہو جاتا ہے، تو بَرسوں ہماری اَنجمنیں سونی پڑی رہتی ہیں۔ ہمارے عِشرت گدوں کا کوئی زندہ دل نذرِ اَجَل ہو جاتا ہے تو سالہا سال کے لیے وہ ماتَم کَدے ہو جاتے ہیں۔ مگر جب ذرا نظر کو وسیع کرو اور خاص صدمات کا خیال چھوڑ کے عالَم کو عام نظر سے دیکھو، تو اُس کی چہل پہل ویسی ہی رہتی ہے۔ بلکہ نئ نسل کے دو چار پُر جوش زندہ دل ایسے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ دُنیا کی دلچسپیاں ایک درجہ اور ترقّی کر جاتی ہیں۔ ایک شاعر کا قول ہے

دُنیا کے جو مزے ہیں، ہرگز یہ کم نہ ہوں گے
چرچے یہی رہیں گے، افسوس! ہم نہ ہوں گے

جس نے کہا ہے، بہت خوب کہا ہے۔ بزمِ قدرت ہمیشہ یونہی دلچسپیوں سے آباد رہے گی۔ ہاں ہم نہ ہوں گے اور ہماری جگہ زمانہ ایسے اچھے نعمُ البَدَل لاکے بٹھادے گا کہ ہماری باتیں محفل والوں کو پھیکی اور بے مزہ معلوم ہونے لگیں گی۔

اَلغرَض یہ محفل کبھی خالی نہیں رہی۔ کوئی نہ کوئی ضرور رہا، جو اس بزم کی رونق کو ترقّی دیتا رہا۔ اسی مقام سے یہ نازک مسئلہ ثابت کیا جاتا ہے کہ زمانہ کی عام رفتار ترقّی ہے۔ ایک قوم آگے بڑھتی ہے اور دوسری پیچھے ہٹتی ہے۔ تنزّل پذیر قوم کے لوگ اپنے مقام پر جب اطمینان سے بیٹھتے ہیں، زمانہ اور ملک کی شکایتوں کا دفتر کھول دیتے ہیں اور اُن کو دعویٰ ہوتا ہے کہ زمانہ تنزّل پر ہے۔ مگر اصل پوچھئے تو تنزّل صرف اُن غفلتوں اور راحت طلبیوں کا نتیجہ ہے۔ دنیا اپنی عام رفتار میں ترقی ہی کی طرف جارہی ہے۔

اے لوگو! جو شکایتِ زمانہ میں زندگی کی قیمتی گھڑیاں فضول گُزران رہے ہو، ذرا بزمِ قدرت کو دیکھو تو کس قدر دِلکش اور نظر فریب واقع ہوئی ہے۔ تمہارے دل میں وہ مذاق ہی نہیں پیدا کہ ان چیزوں کی قدر کر سکو۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ انسانی جوش کو بڑھاتی ہیں اور طبیعت میں وہ مفید حوصلے پیدا کرتی ہیں جن سے ہمیشہ نتیجے پیدا ہوئے اور پیدا ہوں گے۔ اندھیری رات میں آسمان نے اپنے شب زندہ دار دوستوں کی محفل آراستہ کی ہے۔ تارے کھلے ہوئے ہیں اور اپنی بے ترتیبی اور بے نظمی پر بھی عجب بہار دِکھا رہے ہیں۔ دیکھو اِن پیارے خوش نُما تاروں کی صورت پر کیسی زندہ دِلی اور کیسی تر و تازگی پائی جاتی ہے! پھر یکایک مہتاب کا ایسا حسین اور نورانی مہمان مشرق کی طرف سے نمودار ہوا، اور یہ گورے گورے تارے اپنی بے فروغی پر افسوس کر کے غائب ہونے لگے۔ ماہتاب آسمان کے نیلگوں اَطلَسی دامن میں کھیلتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ اگرچہ ہماری طرح دلِ داغدار لے کے آیا تھا، لیکن خوش آیا اور ہمارے غُربت کدوں کو روشن کر کے بزمِ قدرت میں نہایت لطیف اور خوش گوار دل چسپیاں پیدا کر کے خوشی خوشی صحنِ فلک کی سیر کرتا ہوا مغرب کی طرف گیا اور غائب ہو گیا۔ ابھی آسمان کو اس مہمان کا انتظار تھا، جس سے نظامِ عالم کا سارا کاروبار چل رہا ہے اور جس کی روشنی ہماری زندگیوں کی جان اور ہماری ترقّیوں کا ذریعہ ہے۔ آفتاب بڑی آب و تاب سے ظاہر ہوا۔ رات کا خوبصورت اور ہم صحبت چاند اپنے اُترے ہوئے چہرے کو چھپا کے غائب ہو گیا اور آسمان کا اسٹیج بزمِ قدرت کے دِلفریب ایکٹروں سے خالی ہو گیا۔

خوابِ شب کا مزہ اُٹھانے والوں کی آنکھیں کھُل کھُل کے اُفقِ مشرق کی طرف متوجّہ ہوئی ہیں۔ آفتاب کی شعائیں آسمان کے دور، چڑھتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس کے ساتھ مُرغانِ سحر کے نغمہ کی آواز کانوں میں آتی ہے۔ اور آنکھیں مَل کے دیکھا ہے تو ہماری نظر کی خیرگی نہ تھی۔ شمع حقیقت میں جھلملا رہی تھی۔ یک بیک وفورِ طَرَب نے ہنگامہ بَرپا کر دیا ہے۔ گھنٹے بجے۔ چڑیاں چہچہائیں۔ موذّنوں نے اَذانیں دیں اور تمام جانوروں کی مختلف آوازوں نے مِل کر ایک ایسا ہمہمہ پیدا کر دیا ہے کہ نیچر کی رفتار میں بھی تیزی پیدا ہو گئی۔ باغِ نیچر کے چابکدست کاریگر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ نسیمِ سحر اَٹھکیلیاں کرتی ہوئی آئی اور ضابطِ و متین غنچوں کے پہلو گُدگُدانے لگی۔ الغرض قدرت نے اپنی پوری بہار کا نمونہ آشکارا کر دیا۔

آراستہ کرنا	To decorate, arrnage	ایکٹر	actor
آباد	Populated, thriving,	بچھڑنا	To become separate
آب و تاب	Splendor, lustre	برسوں	For years
آشکارا کرنا	To disclose, divulge	بڑھانا	To increase
آشنا	Friend, acquaintance,	بزم	social gathering, assembly
آفتاب	sun	بہار	Spring season
آنکھیں ملنا	To rub (one's) eyes	بہار دکھانا	To show beauty,elegance
اُترا ہوا چہرہ	Long face, sad face	بے ترتیبی	disorderliness
اُٹھ کھڑے ہونا	To rise up suddenly	بے فروغی	brightlessness
اَٹکھیلیاں کرنا	be playful	بے نظمی	Non-organization
اَجل	Death, destiny	پر جوش	Enthusiastic, passionate
اَذان	Muslim call to prayer	پر غم	Sorrowful, sad
اسٹیج	stage	پہلو	Side, flank
اُفق	horizon	پھیکی	Tasteless, dull, bland
افسوس کرنا	To regret, to pity	تر و تازگی	freshness
الغرض	in short, long story short	تغیراتِ زَمانہ	Change of time
اَنجمن	meeting, assembly	تنزل پذیر	declining
اَطلسی	Made of satin	ثابت کرنا	To prove
اَندھیری	dark	جما رہنا (جمنا)	stay/hold firm
اِنقلابات	Revolutions, changes	جھلملانا	glimmer, flicker

چرچے	Talks, reports, gossip	دوبالا ہونا	double, to become twofold
چابکدست	Skilful, dexterous	ذریعہ	Means, source
چہل پہل	Hustle bustle, merriment	راحت طلبی	Pleasure seeking, laziness
چہچہانا	To chirp	رَفتار	speed
حرماں نصیبی	misfortune	رَوشن کرنا	illuminate
حسرت بھرے	Sorrowful, full of grief	رَونق	freshness, splendor
حسین	beautiful	زندہ دار	Holy person, pious person,
حوصلہ	Ambition, courage	زندہ دل	lively / cheerful (person)
خوابِ شب	Night sleep / dream	زندہ دلی	Cheerfulness, liveliness
خوشگوار	Pleasant, agrreable	سالہا سال	Fro years, for a long time
خوش نما	lovely, charming (sight)	سانحے	Incidents, accidents
خیرگی	Dazzle, daze, pride, vanity	سونا / سونی	Deserted, desolate
داغدار	Stained, scarred, blemished	سیر کرنا	To wander, to stroll
دامن	Rdge of a garment	شب	night
دَرجہ	Degree, stage, rank, grade	شبِ زندہ دار	(one) staying up all night (for) worship
دَرہم برہم ہونا	Lie in a state of a mess	شکایتوں کا دفتر کھولنا	to make a lot of complaints
دَشت	Desert, forest	شعاعیں	Rays, beams
دعویٰ	claim	شمع	candle
دفتر	Office, register, record,	صحبت	company
دلکش	attractive	صحت	health

صحن	courtyard	کاریگر	Skilled labror, artisan
صدمات	shocks, reverses	گدگدانا	To tickle
ضابط	exercising self-control,	گزران کرنا	Pull together, to get by
طرب	Joy, mirth merriment	گھڑیاں	moments
عام	General, normal, usual	گھنٹہ بجنا	Striking of a clock
عالم	World, universe, condition	لطیف	Subtle, delicate, pleasant, exquisite
عجب	strange, wonderful	ماتم کدہ	House of mourning
عشرت کدہ	House of pleasure	مبتلا ہونا	to be involved, be entangled
غائب ہونا	To disappear	مبتلائے دَشتِ غربت	Stuck in a desert of poverty or foreign land
غربت	poverty, being a foreigner	متوجہ ہونا	To become attentive
غربت کدہ	House of poor	متین	Grave, serious
غفلت	Negligence, carelessness	مٹانا	To erase, obliterae
غنچہ	bud	محفل	Social gathering, party
فضول	Useless, worthless	مختلف	Different, various
فلک	Sky, heaven	مذاق	Taste, joke
قدرَت	nature	مرتب	Arranged, ordered
قول	saying, maxim	مرغانِ سحر	Morning birds
قوم	Nation, community	مزہ اُٹھانا	To enjoy, to have a good time
قیامت	Doomseday	مشرق	east
کاروبار	Business, trade	مغرب	west

مفید	Beneficial, useful	نمونہ	Speciman, pattern, model
موذن	The person who shouts the prayer call (azaan)	نورانی	Bright , luminous
مہتاب	moon	نیلگوں	Blue, azure
مہمان	guest	واقع ہونا	Happen, befall
نازُک	delicate	واقعات	Events, happenings
نذر	Offering, present	وَسیع کرنا	expand, extend, widen
نذرِ اَجل ہونا	to die, be an offering of death	وَفور	abundance
نسل	generation	وَفورِ طرب	Abundance of joy
نسیمِ سحر	Morning breeze	ویسی	same
نظامِ عالم	system of the world/ universe	ہم صحبت	Associate, companion
نظر فریب	Charming, attractive	ہمہمہ	hustle bustle, merriment
نعم البدل	Alternative, better substitute	ہنگامہ برپا کرنا	To create a tumult/ noise
نغمہ	song	یکایک	All of a sudden
نمودار ہونا	To appear	یک بیک	All of a sudden

محمد ذکاؤ اللہ

حَیا

حیا بھی طرح طرح کی ہوتی ہے اور بے حیائی بھی قسم قسم کی۔ سب سے زیادہ سخت بے حیائی اپنی محبت میں اندھا ہونا ہے ، جس میں اکثر انسان مُبتلا ہیں۔ ایک شخص جو سرِشتِ انسانی سے بڑا ماہر ہے ، وہ کہتا ہے کہ " آدمی اپنے سے سب کے بعد محبت کرے۔ " مگر دنیا میں بہت سے آدمی ایسے دیکھنے میں آتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے اپنے سے محبت کرتے ہیں۔ ۔ وہ اپنی ذات میں ان صفات کا یقین کرتے ہیں جو درحقیقت ان میں نہیں ہوتیں اور اپنی ذات کی قدرو منزلت و قیمت میں مبالغہ کرتے ہیں۔ یہی سخت عیب ہے ، جس سے انسان جو اپنے سے آپ دھوکا کھاتا ہے اور ذلت اُٹھاتا ہے، خلق کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے۔ جب آدمی خود ستائی کرتا ہے اور اس طرح اپنے تئیں دکھانا چاہتا ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ کوئی بڑی قابلیت و قدرو منزلت کا آدمی ہے ، تو ضرور اس کی ہنسی ہوتی ہے۔ ہم کو چاہیے کہ جب کوئی دوسرا شخص ہماری تعریف کرے ، تو اس کو حیا و شرم کے ساتھ قبول کریں۔ ظاہر اور باطن دونوں میں فروتنی اور عجز و انکسار اختیار کرنا چاہیے۔ جب آدمی اپنی نیک صفات کو ، جو حقیقت میں اس کے اندر ہیں ، نمود کے ساتھ دکھائے گا تو شیخی کرکری ہو جائے گی۔

غرور کرنا بڑی بے حیائی ہے۔ غرور بڑا بے حیا ہوتا ہے۔ مغرور اپنی نخوت کے زور سے مصیبتوں کا مقابلہ عبث کرتا ہے۔ وہ اپنے دُگنے زور سے اپنے سرکش دل کے ٹکڑے کرتا ہے۔ نرم پودا ہوا کے جھونکوں کے آگے سر جھکاتا ہے اور اس کے تمام زور کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔ اور خود قائم رہتا ہے۔ ایسے ہی فروتن ، متواضع ، منکسر اپنے عجز و انکسار سے بلاؤں کو سر پر سے ٹال دیتا ہے۔

سفلے، کم ظرف ، ناشائستہ ا پنی اصلی لیاقتوں کی شیخیاں بگھارا کرتے ہیں۔ سچے ، مہذب اور شائستہ اپنے عجز و ناتوانی کو ظاہر کیا کرتے ہیں ۔ علم میں جو لوگ تھوڑی لیاقت رکھتے ہیں وہی اپنے عالم ہونے کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں ۔ مگر حقیقت میں جو عالم علم دستگاہ اور حقیقت آ گاہ ہوتے ہیں وہ اپنے آگے بنسبت پیچھے کے زیادہ دیکھتے ہیں۔ وہ اپنے میں یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم کیا جانتے ہیں ، بلکہ یہ کہ ، کیا نہیں جانتے۔ جتنا ان کا علم بڑھتا ہے اتنا ہی اپنی جہالت کے علم سے ان کی حیا زیادہ ہوتی ہے۔ وہ سمندر کے تیراک ہو تے ہیں ۔ ایک عمق کے بعد دوسرا عمق ان کے آگے ہوتا ہے۔ اس کی تھاہ کبھی ان کو نہیں ملتی۔ یہ کم علم ندی نالوں کے تیراک ہوتے ہیں کہ جلدی سے تھاہ کو پا کے خوش ہو جاتے ہیں اور اس پر گھمنڈ اور فخر کرتے ہیں ۔ عالموں کی نظروں کے روبرو پہاڑ پر پہاڑ اور ایک ہمالہ پر دوسرا ہمالہ آتا جاتا ہے، جس سے ان کا منظر فراخ ہوتا جاتا ہے۔ جتنا یہ منظر وسیع ہوتا ہے اُ تنی ہی ان کو حیا ا پنی کو تاہ نظری کی بڑھتی جاتی ہے۔

***

اپنے تئیں	to himself	حقیر ہونا	be contemptible/mean/ low
اِختیار کرنا	To adopt, to choose	حقیقت آگاہ	Aware of truth
اَندھا ہونا	To become blind	حقیقت میں	In truth
اِنکسار	Humility, modesty	خلق	people, created being
باطن	internal	خود ستائی	self-praise, egotism
بلائیں	calamities, troubles	دَر حقیقت	In fact, in reality
بلاؤں کو سر پر سے ٹالنا	dodge a calamity/ trouble	دَست گاہ	to have ability/capacity
بنسبت	in compariosn with	دعوے کرنا	to claim
بے حیائی	Immodesty, shamelessness	دُگنے	double
پودا	plant	دھوکا کھانا	to be deceived, be taken in
پہاڑ	mountain	ذات	Being, person
تعریف کرنا	to praise	ذِلت اُٹھانا	Suffer disgrace
تھاہ	bottom (i.e a river) , depth	روبرو	In front of , face to face
تیراک	swimmer	زور	Power, strength
ٹالنا	dodge, evade, send away	سر پر سے ٹالنا	to evade, to dodge
ٹکڑے	pieces	سر جھکانا	To bow one's head, submit
جہالت	ignorance	سرشت	Nature, disposition,
جھونکا	gust (of wind)	سرکش	headstrong, rebellious,
حیا	modesty	سفلے	Mean, base, ignoble
حیاو شرم	Modesty, shyness	سمندر	Ocean, sea

شائستہ	Polite, courteous, decent	فروتنی	Humility, lowliness

شیخی	Boast, brag	قائم رہنا	to stand firm
شیخیاں بگھارنا	To boast, to brag	قابلیت	Ability, capability
شیخی کرکری ہونا	(of one's pride) be humbled	قبول کرنا	To accept, acknowledge
صفات	Qualities, attributes	قدر و منزلت	Respect, honor
طرح طرح کی	Of different kinds	قسم قسم کی	Of different kinds
ظاہر	Apparent, outward	قیمت	Value, worth
عجز و ناتوانی	Powerlessness and humility	کرکری ہونا	To be put to shame
عالم	Scholar, learned (person)	کم ظرف	Mean, narrow-minded
عبث	Uselessly, in vain	کوتاہ نظری	Shortsightedness, indisceretion
علم	knowledge	کے روبرو	In front of , face to face (with)
علم دَست گاہ ہونا	have knowledge and ability	کے زور سے	On account of,
عجز	humility, submissiveness,	گھمنڈ	Pride, arrogance
عجز و اِنکسار	humility and lowliness	لیاقت	Ability, worth merit, capability
عمق	depth	ماہر	expert
عیب	Defect, flaw	مبالغہ	exaggeration
غرور	arrogance	مبتلا ہونا (میں)	To be involved (in), to suffer (from), to be afflicted (with)
فخر کرنا	To be proud	متواضع	Hospitable, (rare) modest
فراخ	Wide, extensive, broad	مصیبتوں کا مقابلہ	To face the calamities
فروتن	Humble, lowly	مغرور	arrogant

منظر	scene	نرم	Soft, tender, delicate
منکسر	humble	نمود کے ساتھ	with pomp and show , egotistically
مہذب	Civilized, cultured	نیک	good
ناتوانی	Weakness, helplessness	وسیع	Wide, extensive, broad
ناشائستہ	uncultured, indecent	ہمالہ	Himalayas
نالا	Creek, brook, sewer	ہنسی ہونا	be exposed to public ridicule
نخوت	Pride, haughtiness,	یقین کرنا	To believe
ندی	river		

اَلطاف حسین حالیؔ

میرزا غالبؔ کے اخلاق

(از یادگارِ غالب)

وسعتِ اخلاق

مرزا کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر ایک شخص سے، جو اُن سے ملنے جاتا تھا بہت کُشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ اُن سے مل آتا تھا اُس کو ہمیشہ اُن سے ملنے کا اِشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتے تھے اور اُن کی خوشی سے خوش اور اُن کے غم سے غمگین ہوتے تھے۔ جو خطوط اُنھوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں، اُن کے ایک ایک حرف سے مہرو محبت، غم خواری و یگانگت ٹپکی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا وہ اپنے ذمے فرضِ عین سمجھتے تھے۔ اُن کا بہت سا وقت دوستوں کے خطوں کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ لوگ اکثر اُن کو بیرنگ خط بھیجتے تھے مگر اُن کو کبھی ناگوار نہ گزرتا تھا۔ اگر کوئی شخص لفافے میں ٹکٹ رکھ کر بھیجتا تھا تو سخت شکایت کرتے تھے۔

مُروَّت

مُروَّت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بہت زیادہ تھا۔ اگرچہ آخر عمر میں وہ اشعار کی اِصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے، مگر کبھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اِصلاح کے واپس نہ کرتے تھے۔ ایک صاحب کو لکھتے

ہیں : ”جہاں تک ہو سکا احباب کی خدمت بجا لایا۔ اَوراقِ اَشعار لیٹے لیٹے دیکھتا تھا، اور اِصلاح دیتا تھا۔ اب نہ آنکھ سے اچھی طرح سوجھے، نہ ہاتھ سے اچھی طرح لکھا جائے۔ کہتے ہیں کہ شاہ شرف بو علی قلندرؒ کو بسبب ِکبر سِن کے خدا نے فرض اور پیمبرؐ نے سُنّت معاف کر دی تھی۔ میں متوقّع ہوں کہ میرے دوست بھی خدمتِ اِصلاحِ اَشعار سے مجھے معاف کریں۔ خطوطِ شوقیہ کا جواب جس صورت سے ہو سکے گا لکھ دیا کروں گا۔

فَراخ حوصلگی

اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی مگر حوصلہ فراخ تھا۔ سائل اُن کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ اُن کے مکان کے آگے اندھے، لنگڑے، لولے اور اَپاہج مرد عورت ہر وقت پڑے رہتے تھے۔ غدَر کے بعد اُن کی آمدنی کچھ اوپر ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی ہو گئی تھی، اور کھانے پینے کا خرچ بھی کچھ لمبا چوڑا نہ تھا۔ مگر وہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد اپنی بِساط سے زیادہ کرتے تھے، اس لیے اَکثر تنگ رہتے تھے۔

وہ اپنے اُن دوستوں کے ساتھ جو گردشِ روزگار سے بگڑ گئے تھے، نہایت شریفانہ طور سے سلوک کرتے تھے۔ دِلّی کے عمائد میں سے ایک صاحب جو مرزا کے دِلی دوست تھے اور غدَر کے بعد اُن کی حالت سقیم ہو گئی تھی، ایک روز چھینٹ کا فَرغُل پہنے ہوئے مرزا سے ملنے کو آئے۔ مرزا نے کبھی اُن کو مالیدہ یا جامہ وار وغیرہ کے چُغوں کے سِوا ایسا حقیر کپڑا پہنے نہیں دیکھا تھا۔ چھینٹ کا فَرغُل اُن کے بدن پر دیکھ کر دل بھر آیا۔ اُن سے پوچھا کہ یہ چھینٹ آپ نے کہاں سے لی ؟ مجھے اِس کی وَضع بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ آپ مجھے بھی فرغل کے لیے یہ چھینٹ منگوا دیں۔ اُنھوں نے کہا یہ فرغل آج ہی بن کر آیا ہے، اور میں

نے اسی وقت اس کو پہنا ہے، اگر آپ کو پسند ہے تو یہی حاضر ہے۔ مرزا نے کہا جی تو یہی چاہتا ہے کہ اسی وقت آپ سے چھین کر پہن لوں، مگر جاڑا شدت سے پڑ رہا ہے۔ آپ یہاں سے مکان تک کیا پہن کر جائیں گے؟ پھر اِدھر اُدھر دیکھ کر کھونٹی پر سے اپنا مالیدہ کا نیا چُغہ اُتار کر اُنہیں پہنا دیا اور اِس خوبصورتی کے ساتھ وہ چُغہ اُن کی نذر کیا۔

حافِظہ

جیسی مرزا کی طبیعت میں دَرّاکی اور ذہن میں جَودَت تھی، اسی طرح اُن کا حافظہ بھی نہایت قَوی تھا۔ اُن کے گھر میں کتاب کا کہیں نشان نہ تھا، ہمیشہ کرائے کی کتابیں منگوا لیتے تھے، اور اُن کو دیکھ کر واپس بھیج دیتے تھے۔ مگر جو لطیف یا کام کی بات کتاب میں نظر پڑ جاتی تھی اُن کے دل پر نقش ہو جاتی تھی۔ فکرِ شعر کا یہ طریقہ تھا کہ اکثر رات کو عالمِ سَرخوشی میں فکر کیا کرتے تھے۔ اور جب کوئی شعر سَر اَنجام ہو جاتا تھا تو کمر بند میں ایک گرہ لگا لیتے تھے۔ اِسی طرح آٹھ آٹھ دَس دَس گرہیں لگا کر سو رہتے تھے۔ اور دوسرے دن صرف یاد پر سوچ سوچ کر تمام اَشعار قلمبند کر لیتے تھے۔

کتاب فہمی

مرزا حقائق و معارِف کی کتابیں اکثر مطالعہ کرتے تھے اور اُن کو خوب سمجھتے تھے۔ اُن کے ایک دوست فرماتے تھے کہ میں شاہ ولی اللہ کا ایک فارسی رِسالہ، جو حقائق و معارِف کے نہایت دَقیق مسائل پر مشتمل تھا، مطالعہ کر رہا تھا، اور ایک مقام بالکل سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ اِتفاقاً اُسی وقت مرزا صاحب آنکلے۔

میں نے وہ مقام مرزا کو دکھایا۔ انہوں نے کسی قدر غور کے بعد اس کا مطلب ایسی خوبی اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب بھی شاید اس سے زیادہ نہ بیان کر سکتے۔

حسنِ بیان اور ظرافت

مرزا کی تقریر میں ان کی تحریر اور ان کی نظم و نثر سے کچھ کم لطف نہ تھا۔ اور اسی وجہ سے لوگ ان سے ملنے اور اُن سے باتیں سننے کے مُشتاق رہتے تھے۔ وہ زیادہ بولنے والے نہ تھے مگر جو کچھ اُن کی زبان سے نکلتا تھا لطف سے خالی نہ ہوتا تھا۔ ظرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر اُن کو بجائے حیوانِ ناطِق کے حیوانِ ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔ حسنِ بیان، حاضر جوابی اور بات سے بات پیدا کرنا اُن کی خصوصیات میں سے تھا۔

لطیفہ

ایک دفعہ جب رمضان گزر چکا تو قلعے میں گئے۔ بادشاہ نے پوچھا، "مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ؟" عرض کیا، "پیر و مرشد، ایک نہیں رکھا۔" ایک صحبت میں مرزا میر تقی میرؔ کی تعریف کر رہے تھے۔ شیخ ابراہیم ذوقؔ بھی موجود تھے۔ انھوں نے سوداؔ کو میرؔ پر ترجیح دی۔ مرزا نے کہا، "میں تو تم کو "میری" سمجھتا تھا، مگر اب معلوم ہوا کہ آپ "سودائی" ہیں۔

آمدنی	Income, earning	تحریر	writing
اَپاہج	crippled	ترجیح دینا	To prefer
اتفاقاً	coincidentally	تقریر	Speech, talk, conversation
اَحباب	Friends, companions	تنگ رہنا	To be left with little money
اَخلاق	Manners, disposition	ٹپکنا / ٹپکی پڑنا	Drip, trickle
اِشتیاق رہنا (کا)	be desirous of, long for	جامہ وار	A frilled gown
اَشعار	verses	جودَت	Sharp intellect
اَوراق	pages	چغہ	Cloak, gown
اہلِ زبان	Native speakers	چھینٹ	cintz
باغ باغ ہونا	be extremely happy	حاضر جوابی	quickness and aptness in reply
بجاہے	It is appropriate, it's apt	حافظہ	memory
بجائے	instead	حرف	Letter, word
بساط	Capacity, capability	حسنِ بیان	Beauty of narration/expression
بسبب	On account of, due to	حقائق	Truths, mystic knowledge
بگڑ جانا	To be ruined	حقیر	Petty, insignificant, low quality
بیرنگ	(of letter) postage unpaid	حوصلہ	Spirit, courage
بھلی معلوم ہونا	To look good/agreeable	حیوانِ ظریف	humorous animal, witty animal
پیمبر	The Messenger (Prophet Mohammad)	حیوانِ ناطق	speaking animal
پیرومرشد	My revered Sir	خدمت بجالانا	To do the service

خوبی سے	nicely	ظرافت	Wit, humor
دراکی	understanding, sagacity	عالم	State, condition
دَقیق	Minute, subtle, difficult	عالمِ سرخوشی	In the state of intoxication
دل بھر آنا	to choke with tears	عمائد	dignitaries, important persons
دِل پر نقش ہونا	be impressed on heart	عین	Exactly, precisely
رِسالہ	Magazine, booklet	غدر	Mutiny (a name given to 1857 Freedom Fight by British rulers)
روزگار	time, age, livelihood	غم خواری	sympathy
سائل	beggar	غمگین	Sad, grief-stricken
سرانجام دینا	accomplish, perform	فراخ	spacious, expansive, large
سرخوشی	intoxication	فراخ حوصلگی	Large-heartedness, magnanimity
سقیم	Weak, unsound, faulty,	فرض (نماز)	Namaaz that is obligatory
سنت	Practice of Holy Prophet	فرضِ عین	Strict obligation, obligatory
سوجھنا	be visible, be able to see	فرغل	A quilted cloak
سودائی	Insane, crazy	فکرِ شعر	Bringing of one's imagination into play for composing verse
شدت سے	Severely, intensly	فکر کرنا	think, to imagine, to worry
شریفانہ طور سے	decently, politely	قلعہ	Fort (here Red Fort of Delhi)
صحبت	Meeting, company,	قلمبند کرنا	To write
صرف ہونا	To be spent	قلیل	small, little, short

قوی	Powerful, strong	محتاج	Needy, poor person
کبر سن	Old age, advanced in age	مرحوم	Deceased, the late
کتاب فہمی	understanding of a book	مروت	politeness, kindness, regard
کشادہ	wide, spacious, expansive,	مزاج	nature, temperament
کشادہ پیشانی سے	generously, magnanimously, cheerfully	مسائل	Issues, topics, theorem
کمر بند	Waiste string of a pyjama	مشتاق	desirous
کھونٹی	Peg , nail	مشتمل ہونا	Based on
گردِش	Revolution, vicissitudes	مطالعہ	study
گردِشِ روزگار	Vicissitudes of time	معارِف	knowledge of God, mystic knowledge
گرہ لگانا	make a knot, to tie a knot	مقام	Place, spot, occasion
لطف	Pleasure, enjoyment, taste	مہر	Love, affection
لطیف	Subtle, minute, fine	ناگوار گزرنا	To be offensive, to be unpleasant
لحاظ	Regard, respect, modesty	نذر کرنا	To give in gift, to offer, to present
لنگڑے	Lame people, cripples	نظم و نثر	Poetry and prose
لولے	One with crippled hands	وسعت	Range, expanse, extent
ماہوار	monthly	وسیع	Spacious, extensive
مالیدہ	A kind of fine woolen cloth (made of Kashmir lamb’s wool)	وَضع	Style, fashion, manner
متوقع ہونا	To expect, to hope	یگانگت	Friendliness, kinship, unity

نامۂ غالبؔ

جانِ غالبؔ۔ تمہارا خط پہنچا۔ غزل اِصلاح کے بعد پہنچی ہے۔ ع : ہر ایک سے پوچھتا ہوں وہ کہاں ہے مصرعہ بدل دینے سے یہ شعر کس رُتبے کا ہو گیا ہے۔ اے میر مہدی تجھے یہ کہتے شرم نہیں آتی،

"میاں یہ اہلِ دہلی کی زبان ہے۔"

اہلِ دہلی یا ہندو ہیں، یا اہلِ حرفہ ہیں یا خاکی ہیں، یا پنجابی ہیں، یا گورے ہیں۔ اُن میں سے تو کس کی تعریف کرتا ہے؟ لکھنؤ کی آبادی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ رِیاست تو جاتی رہی لیکن ہر فن کے کامِل لوگ موجود ہیں۔

سُنو خَس کی ٹَٹّی پر ہَوا اب کہاں! وہ لطف تو اُسی مکان میں تھا۔۔ بہر حال می گزرَد۔ مصیبتِ عظیم یہ ہے کہ قاری کنُواں بند ہو گیا۔ لال ڈِگّی کے کنوئیں، سب کے سب اچانک کھاری ہو گئے۔ خیر کھاری ہی پانی پیتے، مگر گرم پانی نکلتا ہے۔ پرسوں میں کنوؤں کا حال دریافت کرنے گیا تھا۔ جامع مسجد ہوتا ہوا راج گھاٹ دروازے تک بے مبالغہ ایک ویران صحرا ہے۔ اینٹوں کے ڈھیر پڑے ہیں۔ راجہ گھاٹ دروازہ بند ہو گیا۔ کشمیری دروازے کا حال تم دیکھ گئے ہو۔ اب کلکتہ دروازہ سے کابُلی دروازے تک ایک میدان ہو گیا۔ پنجابی کٹرہ، دھونی واڑہ، رامجی داس گنج، سعادت خاں کا کٹرہ، جرنیل کی بی بی کی حویلی، رامجی داس گودام والے کے مکانات، صاحب رام کا باغ، حویلی، ان میں سے کسی کا پتا نہیں ملتا۔ قصہ مختصر شہر صحرا ہو گیا ہے۔ اب جو کنوئیں جاتے رہے اور پانی گوہرِ نایاب ہو گیا، تو یہ صحرا صحرائے کربلا ہو جائے گا۔ اللہ اللہ! دہلی نہ رہی اور دہلی والے اب تک یہاں کی زبان کو اچھا کہے جاتے ہیں۔ ارے بندۂ خدا! اُردو بازار نہ رہا، اردو کہاں؟! دلی واللہ! اب شہر نہیں، کیمپ ہے۔ چھاؤنی ہے۔ نہ قلعہ نہ شہر، نہ بازار نہ نہر۔ رہے نام اللہ کا۔ مجھے اور انقلاب سے کیا کام! میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین اور میرن صاحب کو دعا۔

غالبؔ

اِصلاح	Reform, correction	فن	Art, craft
اِنقلاب	Revolution, change	قصہ مختصر	Long story short, in short
اَہلِ حرفہ	craftsmen, artisans	کامل	Expert, learned, accomplished
اہلِ دہلی	People of Delhi	کٹرہ	an enclosed and peopled piece of land, a market place
اینٹ	brick	کَمپ	Camp,
بندۂ خدا	(lit) slave of God	کنوئیں	wells
بے مبالغہ	Without exaggeration	کھاری	Alkaline, salty, saline
ٹٹی	a bamboo framework (for making enclosure	گودام	A godown, warehouse, store
چھاونی	Cantonment, army camp	گورے	White men, British or European
خاکی	Sikh infantry	گوہر	gem
خس	A fragrant grass (its roots are used to make **tattis**	گوہرِ نایاب	A rare gem, a rare precious stone
دَریافت کرنا	To inquire	لطف	Pleasure, enjoyment
ڈھیر	Heap, pile	مختصر	Short , brief
رُتبہ	Status, status	مصرعہ	One line of a verse
رِیاست	princely states in India	مصیبتِ عظیم	Great trouble
شعر	A verse	نایاب	rare
صحرا	desert	واڑہ	Enclosed space, (where people of same trade or caste live, territory
عظیم	Great , big, magnificent	واللہ	By God
فرق	Difference	ویران	Desolate,wilderness

جوابِ مجروحؔ

قبلہ و کعبہ! آداب بجا لاتا ہوں۔ بھلا حضرت مجھے کیوں شرم آئے۔ اگر شرم آئے تو رجب علی سرورؔ کو آئے جو ڈینگیں مارتا ہے کہ جیسا لکھنؤ ہے ویسا کوئی شہر ہی نہیں۔ اُن سے کہا چاہیے کہ ارے مردِ خدا! خدا سے ڈر! لکھنؤ کس بادشاہ کا دارُ الخلافہ رہا ہے؟! کون سی تاریخ میں وہاں کے لوگوں کی خوش بیانی کا حال لکھا ہوا ہے؟! صرف اتنا ہی ہے نا کہ صوبہٗ اَوَدھ کا ایک شہر ہے۔ یہ دِلّی سے کیونکر مقابلہ کرے گا۔ اُس پر یہ غرور کہ جو یہاں کی زبان ہے وہ کہیں کی نہیں۔ حالانکہ ناسخؔ نے یہ شعر فخریہ لکھا،

سن چکے ہیں خوب اردوئے معلّیٰ کی زبان
سالہا صحبت رہی ہے ہم کو ناسخؔ، میرؔ سے

اور یہ بات ظاہر ہے کہ میرؔ دِلّی کے تھے۔ مگر افسوس کہ ان کے شاگرد

اس بات پر خیال نہیں کرتے۔ اے حضرت، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کو وہاں کی کون سی ایسی بات پسند آئی کہ ایسی طرف داری فرمائی۔ بھلا حضرت، یہ کیا فرماتے ہیں کہ وہاں سب طرح کے اہلِ کمال موجود ہیں۔ بھلا دِلّی سے بھی زیادہ کہیں اہلِ کمال ہونگے۔ میاں امیر کے برابر لکھنؤ میں کون سا خوش نویس تھا؟! حضرتِ غالبؔ کی سی نظم و نثر کس کی؟! امامُ الدّین خاں سا حکیم، مولانا صدرُ الدّین خاں سا عالم، محمد اعظم سا مصوّر، بدرُالدّین خاں سا مہر کند کہاں ہے؟! بدرُالدّین خاں کی مانند ملکہٗ معظّمہ کی مہر کھدنے لکھنؤ میں کون سے مہر کند کے پاس آئی؟! گو دِلّی اب اُجڑ گئی اور سارا شہر برباد ہو گیا، مگر اس شہر سے جس کی تعریف میں پہلے ہی میر حسنؔ صاحب مثنوی فرما گئے ہیں،

زَبس یہ شہر ہے بھیڑ پہ بَستا　　کہیں اونچا کہیں نیچا ہے رَستا
کسی کا آسماں پر گھر ہوا میں　　کسی کا جھوپڑا تحتُ الثّریٰ میں

سیاہ گل سے گلی یوں تر رہے ہے
بغل جس طرح حبشی کی بہے ہے

اگر دِلّی کی خوبصورتی کی تعریف کروں تو کتاب بن جائے، خط سمجھ کر موقوف کیا۔

اُجڑ جانا	be destroyed/ ruined/ desolate	شاگرد	Follower, disciple
اُردوئے معلیٰ	Another name of Urdu chiefly associated with the form spoken in Red Fort of Delhi	صحبت رہنا	Have the company of
اَودھ	A princely state in until 1857, roughly same area as UP today.	صوبہ	province
اَہلِ کمال	People of excellence/ wonder	طرفداری فرمانا	To take side
برباد ہو جانا	To be destroyed, to be ruined	عالم	Religious scholar
بہنا	To flow,	غرور	arrogance
بھیڑ	crowd	فخریہ	With pride
تاریخ	History, date	کھدنا	To be engraved, to be dug
تحت الثریٰ	Nether regions	گل	Mud, clay, earth
تر	Moist, wet, damp, lush, juicy	مثنوی	A genre of poetry
جھوپڑا	shack	مردِ خدا	Pious man, my good sir (sarcastically)
حکیم	Doctor of Unani medicine	مصور	painter
خوش بیانی	Eloquence, felicity of phrase	مقابلہ کرنا	To compete
خوش نویس	calligrapher	ملکۂ معظمہ	The Great Queen- Queen Victoria
خیال کرنا	Not to care, not to consider	موقوف کرنا	stop
دارالخلافہ	Capital	مہر	Seal, stamp
ڈینگیں مارنا	Swagger , brag, boast	مہرکند	Seal engraver, stamp maker
زَبس	Much, adequately	ناسخ	Nasikh, a 18th-19th century Urdu poet of Lucknow
سالہا	For years	نثر	Prose
سیاہ	Black	نظم	Poetry

میر امّن

سیر پہلے درویش کی

باغ و بہار

(۱۸۰۳)

اے یاران! میری پیدائش اور وطن بزرگوں کا، ملک یمن ہے۔ والد اِس عاجز کا بہت بڑا سود اگر تھا۔ اُس وقت میں کوئی مہاجن، یا بیاپاری اُن کے برابر نہ تھا۔ لاکھوں روپے نقد اور سامان ملک ملک کے گھر میں موجود تھے۔ اُن کے یہاں دو بچے پیدا ہوئے۔ ایک تو یہی فقیر ہے جو آپ کے حضور میں حاضر اور بولتا ہے۔ اور دوسرے ایک بہن، جس کو والد نے جیتے جی ایک شہر کے سوداگر بچے سے بیاہ دیا تھا۔ وہ اپنے سسرال میں رہتی تھی۔ مجھ فقیر نے بڑے لاڈ پیار سے ماں باپ کے سایہ میں پرورش پائی۔ چودہ برس تک نہایت خوشی اور بے فکری میں گذری۔ کچھ دُنیا کا اندیشہ دل میں نہ آیا۔ یک بیک خدا کی مرضی سے ایک ہی سال میں والدین مر گئے۔ عجب طرح کا غم ہوا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اچانک یتیم ہو گیا۔ کوئی سر پر بڑا بوڑھا نہ رہا۔ رات دن رویا کرتا۔ کھانا پینا سب چھوٹ گیا۔ چہلم میں اپنے بیگانے، چھوٹے بڑے جمع ہوئے۔ جب فاتحہ سے فراغت ہوئی سب نے فقیر کو باپ کی پگڑی بندھوائی اور سمجھایا دنیا میں سب کے ماں باپ مرتے آئے ہیں اور ہم سب کو بھی ایک روز مرنا ہے۔ بس صبر کرو۔ اپنے گھر کو دیکھو۔ اب باپ کی جگہ تم سردار ہوئے۔ اپنے کاروبار کو سنبھالو ۔ تسلی دے کر وہ رخصت ہوئے۔ نوکر چاکر جتنے تھے آ کر حاضر ہوئے، نذریں دیں اور بولے کہ جو نقد و جنس ہیں انھیں اپنی نظرِ مبارک سے دیکھ لیجئے۔

اچانک جو اِس دولتِ بے اِنتہا پر نگاہ پڑی آنکھیں کھل گئیں۔ دیوان خانے کی تیاری کو حکم کیا۔ اچھے اچھے خدمت گار خوبصورت نوکر رکھے۔ غنڈے، بدمعاش، مفت خورے، جھوٹے اور خوشامدی آدمی آ کر مصاحب بنے۔ اُن کا ہر وقت کا ساتھ ہو گیا۔ ہر طرح کی، اُلٹی سیدھی، اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے اور کہتے اِس جوانی کے عالم میں شراب منگوائیے اور نازنیں معشوقوں کو بلوا کر اُن کے

ساتھ پیجئے اور عیش کیجئے۔

غرض آدمی کا شیطان آدمی ہے۔ ہر دم کے کہنے سننے سے اپنا بھی مزاج بہک گیا۔ شراب، ناچ اور جوئے کا دور شروع ہوا۔ اپنے نوکر اور رفیقوں نے جب یہ غفلت دیکھی، جو جس کے ہاتھ پڑا، الگ کیا اور لوٹ مچا دی۔ کچھ خبر نہ تھی کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے، کہاں سے آتا ہے اور کدھر جاتا ہے۔ مالِ مفت دلِ بے رحم! کچھ برسوں میں یہ حالت ہوئی کہ فقط ٹوپی اور لنگوٹی باقی رہی۔ دوست آشنا جو دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے اور چمچہ بھر خون اپنا ہر بات میں زبان سے نثار کرتے تھے، کافور ہو گئے۔ بلکہ راہ میں اگر کہیں بھینٹ ہو جاتی تو آنکھیں چرا کر منہ پھیر لیتے ۔ نوکر چاکر، خدمتگار سب چھوڑ کر کنارے لگے۔ کوئی یہ پوچھنے والا نہ رہا کہ یہ کیا تمہارا حال ہوا۔ سوائے غم و افسوس کے کوئی رفیق نہ ٹھہرا۔ اب چنے کا ایک دا نہ میسر نہیں جو چبا کر پانی پیوں۔ دو تین فاقے کھینچے تو بھوک برداشت نہ کر سکا ۔ مجبوراً بے حیائی کا برقعہ منہ پر ڈال کر یہ ارادہ کیا کہ بہن کے پاس چلئے۔ لیکن یہ شرم دل میں آتی تھی کہ والدین کی وفات کے بعد نہ بہن سے کچھ تعلق رکھا، نہ کوئی خط لکھا۔ بلکہ اُس نے دو ایک خط ماتم پرسی کے جو لکھے اُن کا جواب بھی اس خوابِ خرگوش میں نہ بھیجا۔ اس شرمندگی سے جی تو نہ چاہتا تھا۔ پر سوائے اُس گھر کے اور کوئی ٹھکانا نظر میں نہ ٹھہرا۔ جوں توں پیدل، خالی ہاتھ، گرتا پڑتا، ہزار محنت سے ہمشیرہ کے مکان پر پہنچا۔

وہ ماں جائی میرا یہ حال دیکھ کر بلائیں لے اور گلے مل کر بہت روئی۔ تیل، کالے ماش، ٹکے مجھ پر سے صدقے کئے۔ کہنے لگی "اگرچہ ملاقات سے دل بہت خوش ہوا لیکن بھیا تیری یہ کیا صورت بنی؟"

اس کا جواب کچھ نہ دے سکا۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا کر چپکا ہو رہا۔ بہن نے زرق برق پوشاک سلوا کر حمام میں بھیجا۔ نہا دھو کر وے کپڑے پہنے۔ ایک مکان اپنے پاس بہت اچھا میرے رہنے کو دیا۔ صبح کو ناشتے میں شربت، حلوا، پستہ میوے خشک و تر، پھل پھلاری اور رات دن دونوں وقت پلاؤ، نان، قلیے، کباب، مزے دار منگوا کر اپنے روبرو کھلا کر جاتی۔ سب طرح خاطر داری کرتی۔ میں نے ویسی مصیبت اور پریشانی کے بعد جو یہ آرام پایا تو خدا کی درگاہ میں ہزار شکر بجا لایا۔ کئی مہینے اس فراغت سے گذرے کہ

پاؤں اس مکان سے باہر نہ رکھا۔

ایک دن وہ بہن جو والدہ کے جیسا میرا خیال رکھتی تھی ، کہنے لگی : "" اے میرے پیارے بھائی ! تو میری آنکھوں کی پتلی اور ماں باپ کی نشانی ہے۔ تیرے آنے سے میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا۔ جب تجھے دیکھتی ہوں باغ باغ ہوتی ہوں ۔ تو نے میرا دل خوش کیا۔ لیکن مردوں کو خدا نے کمانے کے لئے بنایا ہے۔ گھر میں بیٹھا رہنا اُن کے لئے مناسب نہیں ۔ ایسے مرد کو دنیا کے لوگ طعنہ دیتے ہیں۔ خصوصاً اِس شہر کے آدمی ، چھوٹے بڑے ، بے سبب تمہارے رہنے پر کہیں گے ' اپنے باپ کی دولتِ کھو کھا کر بہنوئی کے ٹکڑوں پر آ پڑا۔' اس میں نہایت بے غیرتی اور ماں باپ کے نام کی رسوائی ہے۔ نہیں تو میں اپنے چمڑے کی جوتیاں بنا کر تجھے پہناؤں اور کلیجے میں ڈال رکھوں۔ اب یہ صلاح ہے کہ سفر کا ارادہ کرو۔ خدا چاہے تو دن پھریں اور اس پریشانی اور مفلسی کے بدلے اطمینان اور خوشی حاصل ہو۔ ""

یہ بات سن کر مجھے بھی غیرت آئی۔ اس کی نصیحت پسند کی۔ جواب دیا : "" اچھا اب تم ماں کی جگہ ہو ، جو کہو سو کروں۔ ""

میری مرضی پا کر گھر میں گئی اور اشرفیوں کے کئی تھیلے لونڈیوں کے ہاتھوں میرے آگے لا رکھے اور بولی "" ایک قافلہ سوداگروں کا دمشق کو جاتا ہے۔ تم ان روپوں سے تجارت کے سامان خرید کرو۔ ایک ایماندار تاجر کے حوالے کر کے دستاویز پکی لکھواؤ اور آپ بھی دمشق کا سفر کرو۔ وہاں جب خیریت سے جا پہنچو ، اپنا مال منافع کے ساتھ سمجھ بوجھ سے لیجئیو یا آپ بیچئیو۔ ""

میں وہ نقد لے کر بازار میں گیا۔ سوداگری کے سامان خرید کر کے ایک بڑے سوداگر کے سپرد کیا۔ وہ تاجر دریا کی راہ سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور فقیر نے خشکی کی راہ چلنے کی تیاری کی۔

جب رخصت ہونے لگا ، بہن نے ایک قیمتی لباس اور ایک گھوڑا سارے ساز و سامان کے ساتھ دیا اور راستے کے لئے مٹھائی ، پکوان دئے ۔ امام ضامن کا روپیہ میرے بازو پر باندھا، دہی کا ٹیکا ماتھے پر لگا کر آنسو پی کر بولی : "" سدھارو ! تمہیں خدا کو سونپا۔ پیٹھ دکھائے جاتے ہو ، اسی طرح جلد اپنا منہ دکھائیو ۔ ""

""میں نے فاتحہ خیر پڑھ کر کہا"" تمہارا بھی اللہ حافظ ہے۔ میں نے قبول کیا۔

وہاں سے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوا اور خدا کے توکل پر سفر کر کے بڑی تیزی سے دمشق کے پاس جا پہنچا۔ جب شہر کے دروازے پر گیا بہت رات ہو چکی تھی۔ دربان اور نگہبانوں نے دروازہ بند کر لیا تھا۔ میں نے بہت منت کی کہ مسافر ہوں، دور سے چل کر آتا ہوں۔ اگر کواڑ کھول دو تو شہر میں جا کر دانے گھانس کا آرام پاؤں۔ وہ اندر سے گھڑک کر بولے "" اس وقت دروازہ کھولنے کا حکم نہیں۔ کیوں اتنی رات گئے تم آئے؟ "" جب میں نے جوابِ صاف ان سے سنا، شہر پناہ کی دیوار کے تلے گھوڑے پر سے اُتر، ایک چادر بچھا کر بیٹھا۔ جاگنے کی خاطر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔

جس وقت آدھی رات ہوئی، سنسان ہو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ایک صندوق قلعے کی دیوار پر سے نیچے چلا آتا ہے۔ یہ دیکھ کر میں اچنبھے میں ہوا کہ یہ کیا طلسم ہے۔ شاید خدا نے میری حیرانی اور پریشانی پر رحم کھا کر خزانہ غیب سے عنایت کیا۔ جب وہ صندوق زمین پر ٹھہرا، ڈرتے ڈرتے میں پاس گیا۔ دیکھا کہ لکڑی کا صندوق ہے۔ لالچ سے اُسے کھولا۔ دیکھا ایک معشوق خوبصورت، پری چہرہ جس کے دیکھنے سے ہوش جاتا رہے، گھائل، لہو میں تربتر آنکھیں بند کئے کلبلاتی ہے۔ آہستہ آہستہ ہونٹ ہلتے ہیں اور یہ آواز منہ سے نکلتی ہے: "" اے کمبخت، بے وفا، اے ظالم، بدلہ اس بھلائی اور محبت کا یہی تھا، جو تو نے کیا۔ بھلا ہو کہ ایک زخم اور بھی لگا۔ میں نے اپنا تیرا انصاف خدا کو سونپا۔"" یہ کہہ کر اسی بیہوشی کے عالم میں دوپٹے کا آنچل منہ پر لے لیا۔ میری طرف دھیان نہ دیا۔

فقیر اس کو دیکھ کر اور یہ بات سن کر سن ہو گیا۔ سوچنے لگا کہ کسی ظالم بے حیا نے کیوں ایسے نازنین کو زخمی کیا؟ کیا اس کے دل میں آیا اور ہاتھ اس پر کیوں چلایا؟ اس کے دل میں تو اب تلک محبت باقی ہے جو اس حالت میں بھی اس کو یاد کرتی ہے۔ آپ ہی آپ یہ کہہ رہا تھا کہ آواز اس کے کان میں گئی۔ ایک مرتبہ کپڑا منہ سے سرکا کر مجھ کو دیکھا۔ جس وقت اس کی نگاہیں میری نظروں سے لڑیں مجھے غش آنے لگا اور جی سنسنانے لگا۔ بہت مشکل سے خود کو سنبھالا۔ جرأت کر کے پوچھا "" سچ کہو تم کون ہو اور یہ کیا ماجرا ہے؟ اگر بیان کرو تو میرے دل کو تسلی ہو۔"" یہ سن کر اگرچہ طاقت بولنے کی نہ تھی، لیکن

آہستہ سے کہا: "" واہ ! میری حالت زخموں کے مارے یہ کچھ ہو رہی ہے، کیا خاک بولوں، کوئی دم کی مہمان ہوں۔ جب میری جان نکل جائے تو خدا کے واسطے مجھ بد بخت کو اسی صندوق میں کسی جگہ گاڑ دیجئیو ، تو میں بھلے برے کی زبان سے نجات پاؤ ں اور تجھ کو ثواب ملے۔"" اِتنا بول کر وہ چپ ہوئی۔ رات کو مجھ سے کچھ تدبیر نہ ہو سکی۔ و ہ صندوق اپنے پاس اُٹھا لایا اور گھڑیاں گننے لگا کہ کب ا تنی رات تمام ہو تو فجر کو شہر میں جاکر جو کچھ علاج اس کا ہو سکے کروں ۔ وہ تھوڑی رات ایسی پہاڑ ہو گئی کہ دل گھبرا گیا۔

خدا خدا کرکے صبح جب نزدیک ہوئی، مرغ بولا ۔ آدمیوں کی آواز یں آنے لگیں۔ میں نے فجر کی نماز پڑھی ۔ جوں ہی شہر کا دروازہ کھلا میں صندوق لے کر شہر میں داخل ہوا۔ ہر ایک آدمی اور دوکاندار سے حویلی کرائے کی تلاش کرنے لگا۔ ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے ایک نیا خوبصورت اور کشادہ مکان بھاڑے پر لیا اور اس میں جا اُترا۔ پہلے اس معشوق کو صندوق سے نکال کر روئی کے پھاہوں پر ملائم بچھونا کرکے لٹایا اور ایک بھروسے کا آدمی وہاں چھوڑ کر فقیر جراح کی تلاش میں نکلا۔ ہر ایک سے پوچھتا پھرتا تھا کہ اس شہر میں ماہر جراح کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟ ایک شخص نے کہا، "" ایک حجام جراحی کے پیشے میں ماہر اور حکیمی کے فن میں پکا ہے۔ اگر مردے کو اُس کے پاس لے جاؤ ، خدا کے حکم سے ایسا علاج کرے کہ ایک بار وہ بھی جی اٹھے۔ وہ فلا ں محلے میں رہتا ہے اور اس کا نام عیسیٰ ہے۔ ""

میں یہ خوش خبری سن کر بے اختیار چلا۔ تلاش کرتے کرتے اس کے دروازے پر پہنچا۔ ایک سفید داڑھی والے مرد کو دہلیز پر بیٹھے دیکھا، اور کئی آدمی مرہم کی تیاری کے لئے کچھ پیس پاس رہے تھے۔ فقیر نے خوشامد اور ادب سے سلام کیا اور کہا "" میں تمہارا نام اور خوبیاں سن کر آیا ہوں ۔ ماجرا یہ ہے کہ میں اپنے ملک سے تجارت کے لئے چلا۔ بیوی کو محبت کے سبب ساتھ لیا۔ جب نزدیک اس شہر کے آیا، تو شام ہو گئی ۔ اَن دیکھے ملک میں رات کو چلنا مناسب نہ جانا۔ میدان میں ایک درخت کے تلے اُتر پڑا۔ پچھلے پہر ڈاکہ پڑا ۔ جو کچھ مال و اسباب تھا ، لوٹ لیا۔ گہنے کے لالچ سے اس بیوی کو بھی گھائل کیا۔ مجھ سے کچھ نہ ہو سکا۔ رات جو باقی تھی جوں توں کر کاٹی۔ فجر ہی شہر میں آ کر ایک مکان کرائے پر لیا۔ ان کو وہاں رکھ کر

میں تمہارے پاس دوڑا آیا ہوں۔ خدا نے تمہیں یہ کمال دیا ہے۔ اس مسافر پر مہربانی کر غریب خانہ پر تشریف لے چلو۔ اس کو دیکھو ۔ اگر اس کی زندگی بچ گئی تو تمہیں بڑا ثواب ہو گا ، اور میں ساری عمر غلامی کروں گا۔"

عیسیٰ جراح بہت رحم دل اور خدا پرست تھا۔ میری باتوں پر ترس کھا کر میرے ساتھ اس حویلی تک آیا۔ زخموں کو دیکھتے ہی میری تسلی کی۔ بولا کہ خدا کے کرم سے اس بی بی کے زخم چالیس دن میں بھر آویں گے۔ غسل شفا کا کروا دوں گا۔ غرض اس مردِ خدا نے سب زخموں کو نیم کے پانی سے دھو کر صاف کیا۔ جو لائق ٹانکوں کے پائے اُنہیں سیا اور باقی گھاؤں پر ایک ڈِبیا نکال کر مرہم لگا کر پٹی سے باندھ دیا اور نہایت شفقت سے کہا" میں دونوں وقت آیا کروں گا۔ تو خبردار رہیئو - یہ ایسی حرکت نہ کرے کہ ٹانکے ٹوٹ جائیں۔ کھانے کے بجائے مرغ کا شوربہ اس کے حلق میں چوائیو، تا کہ قوت رہے۔" یہ کہہ کر رخصت چاہی۔ میں نے ہاتھ جوڑ کر کہا" تمہارے تشفی دینے سے میری بھی زندگی ہوئی۔ نہیں تو سوائے مرنے کے کچھ سوجھتا نہ تھا۔ خدا تمہیں سلامت رکھے ۔" عطر و پان دے کر رخصت کیا۔

میں رات دن خدمت میں اس پری کی حاضر رہتا۔ آرام اپنے اوپر حرام کیا۔ خدا کی درگاہ میں روز روز اس کے چنگے ہونے کی دعا مانگتا۔ اتفاقاً سوداگر آپہنچا اور میرا مال میرے حوالے کیا۔ میں نے اسے اونے پونے بیچ ڈالا اور دوا دارو میں خرچ کرنے لگا۔ وہ مرد جراح ہمیشہ آتا جاتا۔ تھوڑے عرصے میں سب زخم بھر گئے ۔ کئی دن کے بعد غسل شفا کا کیا۔ عجب طرح کی خوشی حاصل ہوئی۔ اشرفیاں اور قیمتی کپڑے عیسیٰ حجام کو دیئے اور اس پری کو خوبصورت فرش بچھا کر مسند پر بٹھایا۔ فقیر غریبوں کو بہت سی خیر خیرات کی۔ اس دن گویا اس فقیر کے ہاتھ بادشاہت لگی۔ اور اس پری کا شفا پانے سے ایسا رنگ نکھرا کہ مکھڑا سورج کی مانند چمکنے لگا اور کندن کی طرح دمکنے لگا۔ نظر کی مجال نہ تھی کہ اس کے جمال پر ٹھہرے۔ فقیر بسر و چشم اس کے حکم کا منتظر رہتا۔ جو فرماتی سو بجا لاتا۔ وہ اپنے حسن کے غرور سے ، سرداری کے دماغ میں جو میری طرف کبھی دیکھتی تو فرماتی :" خبردار ! اگر تجھے ہماری خاطرداری منظور ہے تو ہرگز ہماری بات میں دخل نہ دیجیئو - جو

ہم کہیں سو بغیر کسی عذر کے کئے جائیو۔ نہیں تو پچھتاوے گا۔

فقیر اس کی بے مرضی ایک کام نہ کرتا۔ اس کا فرمانا بسر و چشم بجالاتا۔ ایک مدت اسی طرح کٹی۔ جو اس نے فرمائش کی وہیں میں نے لا کر حاضر کی۔ اس فقیر کے پاس جو کچھ نقد و سامان تھا ، سب ختم ہوا۔ اس بیگانے ملک میں کون اعتبار کرے جو قرض روپئے دے۔ آخر روز آنہ کے خرچ کی تکلیف ہونے لگی۔ اس سے دل بہت گھبرایا۔ فکر سے دُبلا ہوتا گیا۔ چہرے کا رنگ کالا ہو گیا۔ لیکن کس سے کہوں؟ جو کچھ دل پر گذرتی سو گذرتی۔ قہرِ درویش بر جانِ درویش۔ ایک دن اس پری نے کہا "اے فلانے، تیری خدمتوں کا حق ہمارے دل پر پتھر کی لکیر کی طرح نقش ہے۔ پر اس کا بدلہ فی الحال ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اگر خرچ کے واسطے کچھ ضرورت ہو تو اپنے دل میں اندیشہ نہ کر۔ ایک ٹکڑا کاغذ اور دوات قلم حاضر کر۔ مجھے تب معلوم ہوا کہ یہ کسی ملک کی شہزادی ہے جو اس دل و دماغ سے گفتگو کرتی ہے۔ فوراً آگے قلمدان رکھ دیا۔اس نازنین نے ایک رقعہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور کہا: "قلعے کے پاس کوچے میں ایک حویلی بڑی سی ہے۔ اس کے مالک کا نام شیدی بہار ہے۔ تو جا کر اس رقعہ کو اس تلک پہنچادے۔" فقیر اس کے حکم کے مطابق حویلی تک گیا۔ دربان کی زبانی خط کی خبر اندر بھیجی ۔ وہیں سنتے ہی ایک حبشی جوان خوبصورت باہر نکل آیا۔ اگرچہ رنگ سانولا تھا پر گویا نمک بھرا ہوا۔ میرے ہاتھ سے خط لے لیا، نہ بولا نہ کچھ پوچھا۔ انہیں قدموں پھر اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں گیارہ اشرفیوں کی کئی کشتیاں غلاموں کے سر پر دھرے باہر آیا۔ کہا اس جوان کے ساتھ جا کر اس کے مکان پر پہنچا دو۔ میں بھی سلام کر رخصت ہوا۔ اپنے مکان میں لایا۔ آدمیوں کو دروازے کے باہر سے رخصت کیا۔ وہ کشتیاں اس پری کے حضور میں پیش "کیں۔ دیکھ کر فرمایا: "یہ اشرفی کی تھیلیاں لے اور خرچ میں لا۔ خدا رزاق ہے۔

فقیر اس نقد کو لے کر ضروریات میں خرچ کرنے لگا۔ اگرچہ اطمینان ہوا لیکن دل میں خلش رہی ، یا الہٰی یہ کیا معاملہ ہے؟ پوچھے پاچھے بغیر اتنا مال ایک اجنبی نے ایک پرزہ کاغذ دیکھ کر میرے حوالے کیا۔ اگر اس پری سے یہ بھید پوچھوں تو اس نے پہلے ہی منع کر رکھا تھا۔ مارے ڈر کے دم نہ مار سکتا تھا۔ بعد آٹھ دن کے وہ معشوقہ مجھ سے مخاطب ہوئی کہ "حق تعالیٰ نے آدمی کو انسانیت کا جامہ عنایت کیا ہے کہ نہ پھٹے

نہ گندا ہو۔ اگرچہ پرانے کپڑے سے اس کی آدمیت میں فرق نہیں آتا، پر ظاہر میں خلق اللہ کی نظروں میں اعتبار نہیں پاتا۔ کچھ اشرفیاں لے کر چوک کے چوراہے پر یوسف سوداگر کی دوکان میں جا اور کچھ زرق برق لباس اور جواہر کے زیورات مول لے آ۔"

فقیر فوراً اس کی دوکان پر گیا۔ دیکھا تو ایک جوان حسین زعفرانی جوڑا پہنے گدی پر بیٹھا ہے۔ اور اس کو دیکھنے کے لیے ایک عالم دکان سے بازار تک کھڑا ہے۔ فقیر نزدیک جا کر سلام کرکے بیٹھا اور جو چیز چاہیئے تھی طلب کی۔ میری بات اس شہر کے باشندوں کی سی نہ تھی۔ اس جوان نے گرم جوشی سے کہا: "جو صاحب کو چاہیئے موجود ہے۔ لیکن یہ فرمایئے کس ملک سے آئے ہیں اور اس اجنبی شہر میں رہنے کی وجہ کیا ہے؟"

مجھے اپنا احوال ظاہر کرنا منظور نہ تھا۔ کچھ بات بنا کر اور زیورات اور پوشاک کی قیمت دے کر رخصت چاہی۔ اس جوان نے روکھے پھیکے ہو کر کہا: "اے صاحب اگر تم کو ایسی ہی بے رُخی کرنی تھی تو پہلے دوستی اتنی گرمی سے کرنی کیا ضروری تھی۔ بھلے آدمیوں میں صاحب سلامت کا بڑا لحاظ ہوتا ہے۔" یہ بات اُس نے اس انداز سے کہی کہ بے اختیار دل کو اچھی لگی ۔ بے مروت ہو کر وہاں سے اُٹھنا انسانیت کے مناسب نہ جانا۔ اس کی خاطر پھر بیٹھا اور بولا: "تمہارا فرمانا سر آنکھوں پر، میں حاضر ہوں۔" اتنے کہنے سے وہ بہت خوش ہوا۔ ہنس کر کہنے لگا: "آج کے دن غریب خانے میں قیام کیجئے تو تمہاری بدولت خوشی کی مجلس سجا کر دو چار گھڑی دل بہلاویں اور کچھ کھانے پینے کا انتظام کریں۔"

فقیر نے اس پری کو کبھی اکیلا نہ چھوڑا تھا۔ اس کی تنہائی یاد کرکے کئی بہانے کئے۔ پر اس جوان نے ہرگز نہ مانا۔ آخر میں اس نے پہلے مجھ سے وعدہ لیا اور قسم کھلائی کہ ان چیزوں کو پہنچا کر پھر آؤں گا، پھر رخصت دی۔ میں دکان سے اُٹھ کر زیورات اور پوشاک اس پری کی خدمت میں لایا۔ اس نے قیمت زیورات کی اور یوسف کا حال پوچھا۔ میں نے احوال مول تول کا اور مہمانی کے لئے بضد ہونے کا کہہ سنایا۔ فرمانے لگی: "آدمی کو اپنا قول و قرار پورا کرنا واجب ہے۔ ہمیں خدا کی نگہبانی میں چھوڑ کر اپنے وعدہ کو وفا کر۔ دعوت قبول کرنی سنت رسول اللہ ہے۔"

آشنا	Friend, acquaintance	برداشت کرنا	To bear
آنچل	border/hem of a cloak, shawl	برقع اوڑھنا	To put on the veil
آنسو پینا	To hold one's tears	بڑھا بوڑھا	Senior, elder
آنسو ڈبڈبانا	Eyes to be filled with tear	بزرگ	Ancestors, forefathers
آنکھیں چرانا	To avert the eyes, to avoid	بلائیں لینا	
آنکھیں کھلنا	To be astounded or amazed	بہک جانا	To go astray
اپنے بیگانے	Friends and foes	بھلا برا	(lit.)Good and bad
اچانک	Suddenly	بھلائی	Goodness, good
اچنبھے میں ہونا	be in amazement, be astonished	بھینٹ ہونا	To run into, to meet
ارادہ کرنا	To determine, to decide	بے حیائی	Shamelessness
اشرفی	Name of a gold coin	بے سبب	Without any reason
امام ضامن کا روپیہ		بے غیرتی	shamefulness
اندیشہ	Anxiety, fear, apprehension	بے فکری	Without worries
ایماندار	honest	بے وفا	Faithless, disloyal
بازو	arm	بیاپاری	trader
باغ باغ ہونا	To be very happy	بیان کرنا	tell, narrate
باقی رہنا	To be left	بیاہ دینا	To give in amrriage
باندھنا	To tie	پتلی	Pupil of the eye
بچھانا	To spread	پرورش پانا	To be brought up, to be raised
بدبخت	Unfortunate, evil, vicious	پری چہرہ	Having face like a fairy
بدلہ	return , Revenge	پستہ	pistachio

پکا	Authenticated, carefully prepared	جرأت کرنا	To muster courage
پکوان	Food, delicacies	جان کندنی	Agonies of death
پگڑی بندھوانا	Cause to tie a turban	جان نکلنا	To die
پوشاک	Clothes, dress	جوانی کے عالم میں	In the state of youthfulness
پھل پھلاری	fruits	جوں توں	somehow
پیٹھ دکھانا	To show the back, to set out on a journey	جوئے	gambling
پیدل	On foot	جی سنسنانا	To feel a tingling sensation, to faint
تدبیر	Arrangement, management, plan, provision	جیتے جی	During his life time
تر	Juicy, fresh, green	جھوٹے	liers
تسلی	Satisfaction, consolation	چبانا	Chew, musticate
تسلی دینا	To console	چمچہ بھر	Spoonful
تعلق رکھنا	have a relation/ connection	چمڑے کی جوتیاں بنانا	To hold extremely dear
تلے	under	چنا	Garbanzo, chick peas
تمام ہونا	To end, come to an end	چہلم	
توکل	Trust, faith	چھوٹ جانا	To be stopped
تیل	oil	حاضر	present
ٹکڑوں پر آ پڑنا		حکم	Order, permission
ٹکے	A copper coin equal to two paise	حلوہ سوہن	
ٹھکانا	Place, spot	حمام	Public bath
ثواب ملنا	To get reward after death	حوالے کرنا	To hand over (to), to entrust to
جوابِ صاف	A flat refusal , a categorical answer	حیرانی	Distress, confusion, amazement

خاطر داری کرنا	To treat with kindness or favor	دن پھرنا	End of the bad days and arrival of good days
خدمت گار	Servant, attendant	دور	Phase, time
خزانہ	treasure	دولت بے انتہا	A lot of wealth
خدا کے واسطے	For God’s sake	دہی کا ٹیکا	A mark with yoghurt
خشک	dry	دھیان نہ دینا	To pay no attention
خشکی	Dry land	دیوان خانہ	To depart
خصوصاً	especially	رات پہاڑ ہونا	Night to become long and tedious
خوابِ خرگوش	Negligence, unconsciousness	رات گئے	Late in the night
خوشامدی	A flatterer, a sycophant	راہ	path
خون نثار کرنا	To offer /sacrificeblood	رحم کھانا	To have mercy
خیال رکھنا	To consider, treat	رُخصت ہونا	To depart, take leave
خیریت سے	safely	رسوائی	disgrace
دانت کاٹی روٹی کھانا	To be an intimate friend	رفیق	Companion, friend
دانہ	Grain, food	روانہ ہونا	To set out, to start on a journey
دانہ گھاس کا آرام پانا	To get the comfort of food	روبرو	In the presence (of)
دربان	watchman	زخم	wound
درگاہ	Threshold, mosque	زخم لگانا	To wound
درویش	Lot of wealth	زَرق برق	shining clothes, splendid clothes
دستاویز	documents	زین پوش	Saddle cloth
دل گھبرا جانا	To be agitated, be bewildered	سایہ میں	under the shade/shadow (of)
دمشق	Damascus	ساز و سامان	Harness, apparatus

سپرد کرنا	To entrust, to hand over to	صندوق	Box, a trunk, chest, coffin
سدھارو	Depart, go, set out	صورت	appearance,face , condition
سردار	Trader, merchant	طاقت	Power, strength
سرکانا	To remove, put aside	طعنہ دینا	To taunt, ridicule
سلوانا	To get stiched	طلسم	Talisman, magic, mystery
سمجھ بوجھ سے	carefully	ظالم	cruel
سمجھانا	Excursion, tour , travel	عاجز	Humble, helpless
سن ہو جانا	become numb , to swoon	عجب	strange
سنبھالنا	To hold, restrain, check	علاج	Cure , treatment
سنسان	desolate	عنایت کرنا	To give, bestow
سوار ہونا	To mount on, to ride	عیش کرنا	to indulge in pleasure/ sensual enjoyment
سوداگر	shame	غش آنا	swoon, to become unconscious
سونپنا	To entrust, to handover	غفلت	Unmindfulness, forgetfulness
سیر		غم	sorrow
شرم	shame	غنڈے	Dandy, evil disposed, ill bred,
شرمندگی	Shamefulness, embarrassment	غیب سے	From hidden, unknown
شکر بجا لانا	To say thanks	غیرت آنا	To feel ashamed
شہر پناہ	Wall around a town	فاتحہ خیر	A prayer for good or blessing
صبر	patience	فاقے کھینچنا	To fast(from want of food)
صدقہ کرنا	To sacrifice a thing for the welfare of another	فجر	morning prayer
صلاح	advice	فراغت	Leisure, ease , comfort

فراغت ہونا	to be free from	گاڑ دینا	To bury
فقیر	Poor, darvesh, mendicant	گلے ملنا	To hug
قافلہ	caravan	گھاس	grass
قبول کرنا	accept , approve, comply with	گھائل	wounded
قلعہ	Fort, castle	گھڑکنا	To browbeat, to frown at, to snap at
قلیے	A kind of meat	گھڑیاں گننا	To count time, to wait impatiently
کاروبار سنبھالنا	To look after the business	لاڈ پیار	great love and affection
کافور ہو جانا	To vanish, disappear	لاکھوں	Tens of thousands
کالے ماش		لنگوٹی	Loin cloth
کلبلانا	fidget , to toss about in pain	لوٹ مچا دینا	To plunder, ravage
کلیجہ ٹھنڈا ہونا	heart to be satisfied	لونڈی	Female servant
کمانا	To earn	ماتم پرسی	condolence
کمبخت	Unlucky, rascally, wretch	ماتھا	forehead
کنارے لگنا	to leave the company	ماجرا	Matter, circumstances
کوئی دم کی مہمان	not going to survive long	مال	goods
کھو کھا کر	Having spent or lost	مالِ مفت دلِ بے رحم	
کیا خاک بولوں؟	How the hell should I speak!	ماں جائی	sibling
کی خاطر	For (someone)	مجبوراً	Having no way out,
کے بدلے	In lieu of	مرضی	Wish, approval
کے سایہ میں	under the protection (of)	مرد	man
کے حضور	In the presence of	مزاج	Disposition, temperament

مسافر	traveler	نقد	Cash
مصاحب	Companion, friend,	نقد و جنس	Cash and goods
مصیبت	Trouble, affliction	نگاہیں لڑنا	Meeting of eyes
معشوق	Beloved,	نگہبان	Watchman, guard
مفت خورے	Parasite, hanger on	نوکر چاکر	Servant, attendant
مفلسی	poverty	نہایت	extremely
منافع	profit	واہ	Bravo, good job! (sarcastic)
منت کرنا	To request, entreat	وطن	Country
منہ پھیر لینا	To turn the face away , to look the other way	وفات	death
مہاجن	A banker, wholesale dealer	ہاتھ پڑنا	To fall into the hands
میسر	available	ہر دم	Every moment
میوہ	fruit	ہزار محنت سے	With great labor, with difficult
نازنین	Beloved, a belle sweetheart,	ہمشیرہ	sister
نجات پانا	To escape, to get rid of	ہوش جانا	To loose one's senses
نذر دینا	To give anoffering/present	یاران	Friends, comrades
نشانی	Memorial, sign, offspring	یتیم	orphan
نصیحت	advice	یک بیک	Suddenly
نظرِ مبارک	auspicious look	یمن	Yemen